السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مولود شریف پر اصولی بحث

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مولود شریف پر اصولی بحث

قائلین مولود رسمی سے ہم کو ہمیشہ سے شکایت ہے کہ وہ اس فعل کے جواز پر کوئی شرعی دلیل نہیں رکھتے نہ پش کرتے ہیں گو مذہب تقلید میں کسی تقلید کا پش کرنا ان کا حق بھی نہیں کیونکہ دلیل پش کرنا مجتہد کا کام ہے مقلد کا نہیں چنانچہ کتب اصول فقہ میں صاف صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ مقلد کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے امام کا قول پش کرے کسی مسئلہ پر از خود استدلال کرنا اس کا حق نہیں جیسا کہ مسلم الثبوت کے الفاظ یہ ہیں۔

اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ لاظنہ

مقلد کا اعتماد اپنے امام کے قول پر ہے نہ اپنے ظن پر تاہم بعض دفعہ ہمارے احناف دوست اپنے کسی نہ کسی مسئلہ پر دلیل لایا کرتے ہیں چنانچہ الحدیث مورخہ 20 ربیع اول مطابق چار جنوری ۱۹۱۸ء میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس کی سرخی تھی مولود شریف کا ثبوت بطرز عجیب اس میں رسالہ شمس العلوم بدایوں کے ایک مضمون کا جواب دیا گیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ چونکہ علم اصول فقہ کا مسئلہ ہے کہ افعال اصل میں جائز ہے جب تک کوئی دلیل اس کے برخلاف نہ ہو اس کا جواب دیا گیا تھا کہ یہ اصول ایشیاء کے متعلق ہے افعال شرعیہ کے متعلق نہیں جس پر ثواب کی امید کی جائے کیونکہ اگر اس اصول کو ایسا جاری کیا جائے تو کوئی فعل بدعت نہ رہ سکے گا ہر ایک بدعتی اپنی بدعت پر اسی مسئلہ اصولی سے استدلال کرے گا۔

اس تقریر پر ایک اعتراضی مضمون آیا ہے جس کا خلاصہ دو لفظوں میں ہے کہ کسی اصول کو اشیاء سے مخصوص کرنا کس کتاب میں لکھا ہے اس لئے مناسب ہے کہ ہم اس صول کی پوری وضاحت کتب اصول فقہ سے دکھا دیں علم اصول کی مسلمہ درسی کتاب مسلم الثبوت میں مرقوم ہے کہ سوا ان افعال کے جو شرع کی طرف سے فرض ہیں۔

(ان الاصل الافعال الاباحۃ کما ہو مختار اکثر لحنفیہ والشافعیہ او الخطر کما ذہب الیہ غیر ہم (باب الحکم

واجب سنت مستحب یا حرام مکروہ وغیرہ میں باقی افعال میں اختلاف ہے اکثر حنیفہ اور شافعیہ کے نزدیک وہ افعال مباح ہیں اور دیگر علماء کے نزدیک تاوقتیکہ شرح اجازت زوے تمام ایسے افعال حرام ہیں ہم نے ان افعال کی بابت لکھا تھا کہ کھانے پینے کے متعلق ہیں جس پر ہمارے دوست کا سوال پیدا ہوا ہے ہمارے خیال میں اس اعتراض کے دفعیہ کی کوئی اہم ضرورت نہیں کیونکہ یہ اصول اشیاء خوردنی سے متعلق ہو یا افعال کے بہر حال دیکھنا یہ ہے کہ فی نفسہ اس کا مطلب کیا ہے تاہم میں اپنے دوست کو شرح مسلم خیر آبادی 90 دیکھنے کی تکلیف دیتا ہوں جہاں یہ لفظ ہیں۔

فحینئذ لابد من القول بتحریم الاشیاء کلہا

مگر چونکہ میں اس بحث کے اس حصہ کی زیادہ اہمیت نہیں سمجھتا اس لئے میں نفس مضمون پر آتا ہوں اور اپنے مخاطب کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ جی کھول کر اسی مسئلہ پر نہیں جس مسئلہ پر چاہیں بپابندی علوم عقیلہ و نقیلہ رسالہ شمس العلوم اور اہلحدیث میں ہم سے روے سخن کر سکتے ہیں ہمارے خیال میں اہل علم کو ان علوم کی قدر کرنی چاہیئے یہ علوم دراصل خادمان شریعت میں ہیں مگر جن لوگوں نے محنت سے ان علوم کو حاصل نہیں کیا وہ کسی خاص فرقے سے تعلق نہیں رکھتے ہوں ان علوم سے تنفر ہیں لیکن ان لوگوں کے تنفر کی وجہ ان کی بے خیری ہے ادر بس

اللتیار والتی اس کا مطلب یہ ہے کہ جو افعال متعلق کھانے پینے کے ہوں یا کسی حرکت و سکون کے ہوں جن کی بابت شریعت میں حکم یا منع نہیں آیا وہ اکثر حنفیہ کے نزدیک مباح ہیں جس کی مثال ہم نے دی تھی۔

کہ شغلم کھانے کی بابت کوئی حکم یا منع نہیں اس لئے اس کا کھانا مباح ہے اب دوسری مثال نقل کرتے ہیں کہ صبح و شام سیر کرنے کی بابت حکم یا منع نہیں اس لئے مباح ہے لیکن یہ اصول ان افعال سے متعلق نہیں ہوگا

جن پر فاعل کسی قسم کا ثواب مد نظر رکھے اس کا ثبوت شرع سے ملنا چاہیے اب ہم اس اصول کا دوسرا پہلو دکھاتے ہیں ہمارے دوست اور مدراس کے عام طلباء اس اصول کا ہی پہلو دیکھے ہوئے ہیں اس لئے اسی کو صحیح جان کر ہمیشہ اسی کو پش کرتے ہیں لہذا دوسرا پہلو بھی روشن کرنا ضروری ہے جس سے تمام جھگڑے ہی مٹ جائیں کشف الابہم شرح مسلم لکھا ہے

والصحیح ان الاصل فی الافعال التحریم وہو مذہب علی وائمۃ من اہل البیت ومذہب الکوفین منہم ابو حنیفۃ وفی التفسیر الاحدي الاصل عند الجمہور الحرمۃ وایضا فیہ وعند الشافعی الاصل ہو الحرمۃ فی کل حال وفی الاشباہ نسبہا والشافعیۃ الی ابی

(حنیفۃ ٧٤)

یعنی صحیح مذہب یہ ہے کہ افعال میں حرمت ہے اور حضرت علی اور ائمہ اہل بیت کوفی علماء کا یہی مذہب ہے۔

انہی میں سے امام ابوحنفیہ ہیں تفسیر احمدی میں مذکورہ ہے کہ جمہور کے نزدیک افعال میں حرمت ہے اسی میں مذکورہ ہے کہ امام شافعی کے نزدیک بھی افعال میں حرمت ہے اور کتاب ابشاہ میں مذکورہ ہے کہ کتاب اشباہ میں مذکورہ ہے کہ شافعیہ نے اس مذہب کو امام ابوحنفیہ کی طرف نسبت کیا ہے

اس اصول سے مطلع بالکل صاف ہوگیا۔ کہ کوئی فعل بھی تاوقتیکہ شرح شریف سے اس کا ثبوت نہ ہو جائز نہیں ہے۔

چونکہ اسی اصولی مسیلہ میں اختلاف ہے اس کے فیصلے کےلئے ایک اور قانون ہے جو صاحب رد المختار شامی کے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے

(اذا تردد الحکم بین سنۃ وبدعۃ کان ترک السنۃ راجحا علی فعل البدعۃ (جلد اول مصري ص ٤٥-

یعنی جب کسی حکم کی سنیت اور بدعت میں اختلاف ہو تو احتیاطا اس فعل کا ترک کر دینا راجح اور ادلے ہے پس اصول اول کے لحاظ سے مولود رسمی کے کار ثواب ہونے کا ثبوت بذمہ فاعلین ہے۔ اور اصول دوم کی بنا پر اس کے جواز ثبوت بھی نہیں مل سکتا ہمارے مخاطب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ امام ابوحنفیہ کس طرف ہیں گو حسب روایت صاحب مسلم اکثر حنفیہ کا مذہب اول ہے۔ مگر حسب روایت کشف ابہم امام ابوحنفیہ صاحب کا مذہب ان کے بر خلاف حرمت کا ہے۔ پس ہمارے مخاطب کا بحیثیت حنفی ہونے کے وہی مذہب ہونا چاہیئے جس کا نقشہ امیر خسرو مرحوم نے یوں بتایا ہے۔

بے چارہ خسرو ختہ راخون رنحیتن فرمودہ اند

عالم بمنت یک طرف آن شوخ تنہا یک طرف

اور آخری فیصلہ کی بنا پر رسمی مولود کا نہ کرنا کرنے سے اچھا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد2ص698

محدث فتویٰ